Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029
جلد 48-83 نمبر 26 | منگل 5 شوال- 1418ھ 3 تبلیغ 1377 ہش 3-فروری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر' دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آ جاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہی قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا' لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خدا داد قویٰ سے کام لے بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست

(ملفوظات جلد اول صفحہ 232)

پریس ریلیز

ایم این اے بشیر الدین خالد کا جماعت احمدیہ کی نمائندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ ترجمان جماعت احمدیہ

ربوہ۔ (پ-ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان ناظر امور عامہ مکرم ملک خالد مسعود صاحب نے ایک پریس ریلیز جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور 26- جنوری 1998ء اور روزنامہ پاکستان لاہور 27- جنوری 1998ء میں ایک خبر رساں ایجنسی جی این این کے حوالے سے خبر شائع ہوئی ہے کہ صدارتی انتخاب کے موقعہ پر بیلٹ پیپر پر پاکستان کے خلاف نعرہ قادیانی ایم این اے بشیر الدین خالد نے لکھا تھا۔

اس خبر کی صداقت یا کذب کے بارہ میں تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن قادیانیوں کے اسمبلی میں نمائندگی کے بارہ میں جماعت احمدیہ بار بار یہ موقف پیش کر چکی ہے کہ بشیر الدین خالد یا کسی اور ممبر اسمبلی کا جماعت احمدیہ کی نمائندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اس بارہ میں وضاحت کر چکی ہے کہ نہ احمدیوں کے ووٹ ہیں اور نہ وہ انتخاب میں حصہ لیتے ہیں اور جو بھی جماعت کا نام لیکر اس کی نمائندگی کا دعویدار ہو اس کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بات ہر انتخاب سے قبل ملکی اخبارات میں اشتہار کی صورت میں اور روزنامہ الفضل ربوہ میں جماعت کی طرف سے شائع کی جاتی ہے۔

محب وطن جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد جو پاکستان میں موجود ہیں ان کی نمائندگی کا بشیر الدین خالد یا کسی اور نمائندہ کو کبھی بھی حق نہیں دیا گیا اور جماعت احمدیہ انکے قول و فعل کی ذمہ وار نہیں ہے۔

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ واقعۃً یہ نعرہ بشیر الدین خالد نے بیلٹ پیپر پر لکھا تھا تو ہمارا مطالبہ ہے کہ اس پر پاکستان کے قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے۔

قبولیت دعا کے لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی گئی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ کوئی یہ کام کر دے تو ان میں سے کوئی بھی نہیں کرے گا۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ کسی وقت کر دے۔ تب بھی ان میں سے کوئی نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہو گا کہ اگلے وقت میں جو آتا ہے۔ کر دیں گے' لیکن اگر وقت مقرر کر دیا جاوے تو کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنے فضل و احسان عمیم کے ماتحت تمام لوگوں کے لئے موقع رکھ دیا کہ بابرکت ماہ میں آسانی سے دعا کریں۔ اگر وہ یوں کہتا کہ جس نے قرب حاصل کرنا ہے کر لو تو بہت نہ کرتے۔ مگر اس نے کہا کہ میرا قرب حاصل کرو اور جو چاہے کرے اور پھر یہ فضل کیا اور موقع دیا کہ ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ ورنہ وہ ہر مہینہ میں دعائیں قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (-) اس لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی۔ اگر کوئی شرط لگائی ہے تو صرف یہ کہ میرا بندہ ہو' یعنی خدا کی عبودیت کا اقرار کرے۔ ہمارا یہ اقرار اس کی رحمت اور رافت کو جوش میں لائے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم اٹھاتا تو میں دو قدم اٹھاتا ہوں۔ اگر میرا بندہ میری طرف چل کر آتا ہے۔ تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ سو خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

کیا بندہ ہر وقت محتاج نہیں۔ کیا بندہ کی محتاجی کسی خاص وقت پر منحصر ہے۔ کیا شعبان اور شوال میں بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا ہفتہ اور جمعہ کے روز بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا جمعہ کی صبح اور عصر تک محتاج نہیں۔ وہ تو اسی طرح محتاج ہے جس طرح ان دنوں میں محتاج ہے۔ پھر کیوں اس نے خاص اوقات میں خاص افضال و انعام کو محدود کر دیا۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ بھی بطور رحمت کے ہے اس لئے کہ انسان کو ہوشیار کرے۔ پھر اللہ ان گھڑیوں میں زائد انعام دیتا ہے تاکہ انعام کے خواہاں لوگوں کو انعام کے لینے کے لئے اکسائے۔ پس جب بندہ گداز ہو جاتا ہے۔ اس کا دن اس کے لئے قبولیت کی گھڑیوں

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز نثار یوسف' عزیزہ رضوانہ یوسف صاحبہ کو 30- جنوری بروز عید بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے نومولودہ کا نام شائلہ یوسف عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی سویڈن کی پوتی اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ باعمر نیک قسمت قرۃ العین وجود بنائے۔

درخواست دعا

○ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم ملک مبشر احمد صاحب لاہور نے خاکسار کو بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی کرنل (ر) منور احمد ملک (ابن حضرت ملک غلام فرید صاحب) کو بعارضہ یرقان کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ بہت کمزور اور نقاہت کے باعث تشویش ہے۔ درخواست دعا ہے۔

توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

3 تبلیغ 1377 ھش — 3 فروری 1998ء

معاشرہ - رحمت یا زحمت

معاشرے کے بغیر انسان رہ بھی نہیں سکتا- وہ بہت سے لوگوں کے ساتھ مل کر ہی زندگی گذار سکتا ہے- لیکن معاشرہ رحمت بھی ہو سکتا ہے اور زحمت بھی ہو سکتا ہے- اگر معاشرہ فطرت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ قانون قدرت کو سامنے رکھتے ہوئے سب کچھ کرے تو ہر شخص کی بہبود کا سامان ہو جائے گا- اور ہر شخص ایک دوسرے کو اچھا سمجھے گا لیکن اگر معاشرے میں سے ہی کچھ لوگ مغرور ہو جائیں اور اپنی دھونس جمانی چاہیں تو وہی معاشرہ لوگوں کے لئے زحمت بن جائے گا- اس میں تو کوئی شک نہیں کہ معاشرے میں رہتے ہوئے کچھ ایسی باتیں ہیں جو انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہیں چاہے وہ مجبوری ہی سے کیوں نہ اختیار کرے- اور کچھ ایسی باتیں ہیں جو اسے چھوڑنی پڑتی ہیں چاہے اس کا دل وہ باتیں کرنے ہی کو کیوں نہ کرے- لیکن اس کی بھی ایک حد ہونی چاہئے- کسی شخص کو معاشرے میں رہتے ہوئے اتنا بھی نہ مجبور ہونا پڑے کہ ہر بات میں اسے اپنی نفی کرنی پڑے- وہ صرف وہی کچھ کر سکے جو دوسرے کہتے ہیں- نہ وہ سوچ سکے نہ وہ فیصلہ کر سکے اور نہ وہ فیصلہ کرنے کے بعد کوئی کام کر سکے- اگر انسان کی یہ حالت ہو تو وہ یقیناً ایسے معاشرے کو اپنے لئے زحمت قرار دے گا- نہ صرف یہ کہ لوگوں کہ ساتھ مل جل کر رہنے سے اسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا بلکہ اس کی ہر قسم کی آزادی سلب کر لی گئی اور یہی وہ آزادی ہے جس کے لئے انسان زندہ رہنا چاہتا ہے- اور جس کے لئے وہ سب کچھ کرتا ہے-

بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ معاشرے میں بہت سے لوگ بہت سے کام اس لئے نہیں کرتے کہ لوگوں کو وہ باتیں پسند نہیں ہیں گویا کہ یہ نہیں کہ وہ اس لئے نہیں کرتے کہ خود ان باتوں کو اچھا نہیں سمجھتے بلکہ چونکہ دوسرے لوگ اچھا نہیں سمجھتے اس لئے وہ مجبور ہیں کہ اس طرح کی بات نہ کریں اس طرح کا کام نہ کریں- اس بات کو جتنا پھیلایا جائے اتنا ہی اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے کہ انسان کے لئے اس کا معاشرہ بعض اوقات اس کے لئے رحمت بن جاتا ہے اور بعض اوقات زحمت بن جاتا ہے- آخر لوگوں کو ان کے اپنے خیال کے مطابق کیوں نہ کام کرنے دیا جائے- یہ بات تو ٹھیک ہے کہ کوئی شخص ایسا کام نہ کرے جس سے دوسرے کے کام کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو یا دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن جب نقصان بھی کسی کو نہیں پہنچتا اور رکاوٹ بھی کسی کے آگے کھڑی نہیں ہوتی تو پھر انسان کو آزادی کے ساتھ سوچنے اور کام کرنے کی اجازت کیوں نہ دی جائے-

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہر معاشرہ اس پر غور کرے اور جہاں تک معاشرے کے قوانین کی ضرورت ہے انہیں بھی پورا کرے اور انسان کو جس آزادی کی خواہش ہے اور جس آزادی کے لئے وہ سب کچھ کرتا ہے اس کا کچھ حصہ بھی اسے ملے وہ سوچ سکے اور فیصلے کر سکے- یہ معاشرے کے لئے انتہائی ضروری بات ہے-

تُو مرے حال کو بے حال تو کر سکتا ہے
میرے کل تک نہ کبھی ہوگی رسائی تیری
معتبر ہیں تری باتیں تری محفل میں مگر
تیرے کام آ نہ سکے گی یہ ڈھٹائی تیری
تو ہر اک شخص سے کرتا ہے بیاں "حالِ زبوں"
ژاژ خواہی سے نہیں بڑھ کے دُہائی تیری

ابوالاقبال

تضمین

وصل کے دن ہیں رت ہے الفت کی — عشق کی- پیار کی- محبت کی
تیرے کہلائے- تجھ سے نسبت کی — ہم نے کیا کیا نہیں جسارت کی
یہ امانت ہے جو امامت کی — حُسنِ سیرت کی- حُسنِ صورت کی
ہے علامت یہ تیری قدرت کی — ہم مریضوں کے غسلِ صحت کی
آنسوؤں نے اگر رفاقت کی — ڈھل ہی جائے گی گرد غفلت کی
ہم فقیروں کی- ہم اسیروں کی — تو نے ہر حال میں حفاظت کی
ایک ذرّہ ہوں اور تجھے چاہوں — کوئی حد بھی ہو میری جرأت کی
مَیں کہ ہوں اک پُرانا ناشکرا — مجھ پہ برسیں گھٹائیں شفقت کی
چاند نے رات پیار سے دیکھا — اپنی تصویر بھی عنایت کی

ق

تم بھی بولے ہو اپنے مطلب سے — باتَ ہم نے بھی کی ہے مطلب کی
سچ کو سچ جانا اور جھوٹ کو جھوٹ — ہم نے کی بھی تو یہ سیاست کی
پہن کر تاج ہم نے کانٹوں کا — بر سرِ دار استراحت کی
گھپ اندھیرا ہے اور غضب کا ہے — روشنی بھی ہے اور قیامت کی
آسماں سے برس رہی ہے آگ — دھوپ بھی پڑ رہی ہے شدّت کی
پھر کہیں دل میں ہُوک سی اُٹھی — پھر کسی آرزو نے رحلت کی
بارہا دل کے فیصلے بدلے — اور توہین کی عدالت کی
رات گذری پلک جھپکتے میں — مسکرائی سحر صداقت کی
کھُل رہے ہیں دلوں کے دروازے — ڈھے رہی ہے فصیل نفرت کی
فوج در فوج آ رہے ہیں لوگ — اوڑھ کر چادریں ہدایت کی

ہر طرف کھِل رہے ہیں پھول ہی پھول
"چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

چوہدری محمد علی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد- ایم اے

انسان - مظہر خدا

دنیا میں بیشتر لوگ پیدا ہوتے ہیں چند دہائیوں کی زندگی پاتے اور زندگی کا بیشتر حصہ نان جوئی میں گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں نہ ہی ان میں شعور کی اتنی پختگی ہوتی ہے اور نہ ہی انہیں دنیا کے بکھیڑوں سے اتنی فرصت ملتی ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانا ہے۔ وہ صرف ظاہر دیکھتے ہیں کہ انسان ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور آخر کار گز بھر کی زمین اس کا مستقل مسکن بن جاتی ہے۔ اس سے آگے وہ نہ دیکھ سکتا ہے نہ سوچ سکتا ہے۔ مگر جب سے دنیا میں انسان نے قدم رکھا ہے دانشور اور فلاسفر اس امر پر غور کرتے چلے آرہے ہیں کہ آخر انسان کی پیدائش کی غرض کیا ہے۔؟ وہ لوگ جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے وہ تو یہ کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں کہ یہ سب کائنات ایک حادثہ ہے۔ جو بھی نظام کائنات ہے یہ کسی ہستی کا پیدا کردہ نہیں اس لئے اس کی تخلیق کا مقصد تلاش کرنا بے سود ہے۔ مقصد وہاں ہوا کرتا ہے جہاں کوئی خالق ہو۔ جب کوئی خالق ہی نہیں تو پھر مقصد کیا۔

پھر وہ لوگ ہیں جو کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ مذہب کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو اس میں کسی نہ کسی خالق کا تصور ضرور موجود ہے خواہ مرور زمانہ سے کتنا ہی دھندلا کیوں نہ گیا ہو یا ایک خالق کی جگہ اب وہ کئی خداؤں پر ایمان لاتے ہوں جن میں پیدائش کا دیوتا، محبت کا دیوتا، غضب کی دیوی اور اگنی کا دیوتا علیحدہ علیحدہ ہوں۔ خواہ ہندوؤں کی طرح روح اور مادہ کو خدا کے وجود کے ساتھ ابدی مانتے ہوں اور خدا کا کام محض جوڑ توڑ تک ہی محدود تصور کرتے ہوں اور اسی بنا پر انہیں تناسخ کا عقیدہ جزو ایمان بنانا پڑتا ہو۔

عوام الناس "انسان کو ہم نے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" کی گہرائی کو نہ سمجھتے ہوئے بالعموم یہ خیال کرتے ہیں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانا ہے۔

یہ (-) تو صرف اتنا راستہ دکھاتی ہے کہ اگر انسان نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترقی کے منازل طے کرنے ہیں تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات کو اپنانا ہوگا۔ اسے عبد بننا پڑے گا۔ اگر اس نے تمام صفات حسنہ پر اپنی طاقت کے مطابق عمل نہ کیا تو اس کی ترقی Lopsided ہوگی اور جس احسن تعلیم کا اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے وہ اس کے حق میں پورا نہیں ہو رہا ہوگا بلکہ جس طرح ایک فالج زدہ جسم ہو جس کا اگر ایک بازو فالج سے متاثر ہوا ہو تو اس کا وہ متاثر شدہ حصہ اس کے کسی کام نہیں آرہا ہوتا بلکہ اس کے جسمانی حسن میں ایک نقص کا اظہار کر رہا ہوتا اور اس کے کام میں اگر رکاوٹ نہیں تو مدد بھی نہیں کر رہا ہوتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے جملہ صفات کے ایک حصہ کو لے کر بیٹھ جانا انسانی ترقی اور کمال کے حصول میں مد نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک محض عبادت کا تعلق ہے تو انسان کی پیدائش سے پہلے کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد میں مصروف نہ تھے؟ انسان کے علاوہ جو بھی دیگر مخلوق موجود تھی جس میں چرند پرند، حیوان، نباتات، اجرام فلکی اپنے اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور عبادت میں مصروف نہ تھے؟ یہ پرندوں کا چہچہانا، ندیوں کے مدھر سر، بادلوں کا فضا میں تیرنا، مینہ کا برسنا اور پھر سوکھی زمین سے سوندھی سوندھی خوشبو کا اٹھنا۔ ستاروں کا جھلملانا، سورج کی تپش اور چاندنی کی ٹھنڈک یہ سب اپنے خالق کے حضور ان کی عبادتیں ہی تو ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ تو اتنا بے نیاز ہے کہ فرماتا ہے کہ تمہاری عبادتوں سے نہ تو میری عظمت اور خدائی میں ذرہ بھر بھی زیادتی ہوتی ہے اور اگر نہ کرو تو ذرہ بھر کمی واقع ہوتی ہے۔ پھر آخر اس نے انسان کو کیوں پیدا کیا؟ کیا دنیا اور ساری کائنات میں موجود مخلوق اس کی عبادت نہ کر رہی تھی؟ کیا ان کی عبادت میں کوئی نقص تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ ان کی عبادت سے تسلی نہ پاتا تھا کہ اس نے ایک نئی مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا؟ جس پر فرشتوں نے عرض کی کہ یہ آدم تو دنیا میں فساد برپا کرے گا کیا ہم تیری عبادت کے لئے کافی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی درخواست کو رد فرما دیا اور فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ آخر وہ کیا راز تھا جس سے فرشتے آگاہ نہ تھے۔ یہاں پھر وہی سوال اٹھتا ہے کہ اگر غرض صرف عبادت ہی تھی تو اس عبادت سے اللہ تعالیٰ تو کیا مل جاتا ہے؟

ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایک پوشیدہ راز تھا سو میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں سو میں نے آدم کی تخلیق کی۔

انسان کی تخلیق سے جو بھی پہلے مخلوق تھی ان کی استعدادیں بڑی محدود تھیں۔ فرشتوں کو ہی لے لیں وہ ایک روباٹ کی طرح احکام خداوندی بجالانے میں مصروف ہیں۔ کائنات کے ذرے ذرے پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اور انہیں وہ احکامات پہنچاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ لگا رکھے ہیں سمندروں پر ہوا چلتی ہے اس پر فرشتے مقرر ہیں۔ ہوا بخارات کو آسمان کی بلندیوں پر لے جاتی ہے اس پر فرشتہ مقرر ہے۔ بخارات قطروں میں تبدیل ہوتے ہیں اس پر فرشتہ مقرر ہے۔ پھر جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بارش رہتی ہے اس پر علیحدہ فرشتہ مقرر ہے مگر کسی فرشتہ کو علم نہیں کہ اس کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ کیوں ہے اور اس کا اگلا نتیجہ کیا نکلے گا اور نہ ہی اس سے اسے کوئی سروکار ہے۔ اس بارش کے نتیجہ میں فصلیں پیدا ہوں گی یا یہ طوفان بن کر ہزاروں کی جان لے بیٹھے گا نہ اس کا اسے علم ہے اور نہ ہی اس سے کوئی غرض۔ جب بیج زمین میں ڈالا جاتا ہے اور اس سے کونپل پھوٹتی ہے تو بیج نے اپنی پیدائش کی غرض پوری کر کے اللہ تعالیٰ کا حکم بجالایا مگر اس نے ایسا کیوں اس کا اسے علم نہیں اور نہ ہی وہ یہ انکار کر سکتا ہے کہ میں صلاحیت رکھتے ہوئے اور مناسب ماحول اور غذا مہیا ہوتے ہوئے کونپل پیدا نہیں کروں گا۔ اس تمام مخلوق کا ایک دائرہ ہے جس سے وہ باہر نہیں نکل سکتے۔ ان کی عبودیت ان کے خمیر میں رکھی گئی ہے اس لئے کسی انعام کے حق دار بھی نہیں۔ انعام اور سزا کا تصور حکم کی بجا آوری اور انکار کے اختیار پر منحصر ہوتا ہے۔

ایک مصور اپنی پینٹنگ سے شاعر اپنے کلام سے جرنیل اپنی پلاننگ سے اور سپاہی اپنی شجاعت سے غرض ہر تخلیق کار اپنے کام اور شاہکار سے پہچانا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق میں سے صرف انسان کو ہی فکر اور نطق سے نوازا ہے جو تخلیق کو نہ صرف سراہ سکتا ہے بلکہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر کے دوسروں کو بھی اس کے حسن سے آگاہ کرنے کا ملکہ رکھتا ہے ورنہ ایک پھول کی خوشبو، اس کی نزاکت اس کی پنکھڑیوں کی بناوٹ اس کا اپنا وجود یا دوسرے پھول کیا سمجھ سکتے ہیں؟ اس پھول کی خوبصورتی کو شیر کیا سمجھے گا۔ ایک بکری کے لئے وہ بھی دوسرے نباتات کی طرح ایک چارہ ہے۔ شیر کی شکار پر جست کو کون دوسرا سراہ سکتا ہے اور اس کو نظم میں ڈھال سکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پھول کی ظاہری خوبصورتی اور اس کے دوسرے خواص صرف اور صرف انسان پر ہی کھلتے ہیں اور یہی یہ ملکہ رکھتا ہے کہ اس پر غور کر کے کہہ اٹھے کہ "ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا"

پس یہ انسان ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال اس کی تمام صفات اس کی شوکت کو پہچان اور جان سکتا۔ کوئی دوسری مخلوق اپنے اندر یہ صفت نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات فرشتوں کی موجودگی تمام کائنات کے اجرام فلکی، سورج، چاند، ستارے، تمام حیوان، جمادات اور نباتات کی لامحدود دنیا کے باوجود ایک پوشیدہ خزانہ ہی رہتی اگر وہ آدم کو پیدا نہ کرتا۔ ایک شاعر نادر کلام کہے اور اس کے حسن و لطافت کو سمجھنے والا کوئی نہ ہو یا کوئی اعلیٰ پایہ کا مصور تصویر کشی کرے اسے دیکھنے کے لئے کوئی بینائی ہی نہ رکھتا ہو۔ اس کے رنگوں کے امتزاج، اس کے خطوط کی باریکیوں کو کسی میں سمجھنے اور سراہنے کی اہلیت ہی نہ ہو تو نہ ہی شاعر نہ ہی مصور اپنے شاہکار کی تخلیق سے کوئی حظ اٹھائے گا اور نہ ہی وہ کوئی تخلیق کرے گا۔ وینس Venus De Milo کا مجسمہ اور مائیکل اینجلو کی Mona Lisa کی پینٹنگ کو دیکھ کر لوگ گھنٹوں اس کے حسن میں ڈوب جاتے ہیں اور ہر روز زائرین کا ایک ہجوم ہوتا ہے جو اسے دیکھنے اور بار بار دیکھنے کے لئے گھنٹوں قطار میں کھڑا رہتا ہے۔ جب سے یہ شاہکار دریافت ہوئے ہیں اس کے حسن اور خوبصورتی کو بار بار دیکھ کر بھی لوگ سیر نہیں ہوتے۔ ان کے خالق دنیا میں لازوال شہرت پا گئے ان پر ہزاروں کتابیں لکھی گئیں اور ہزاروں ہی مقالے پڑھے گئے ہیں مگر اب بھی اس کے نئے نئے زاویے لوگوں کے سامنے آتے رہتے ہیں اس پر بھی بحث ہوتی ہے کہ Mona Lisa کی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر ہے یا اس کی آنکھوں میں پنہاں ہے۔ ان شاہکاروں کے خالق تو انسان تھے پھر ان خالقوں کے خالق اور ان کو یہ کمال ودیعت کرنے والے کا حال کیوں کر بیان ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اگر انسان کو پیدا نہ کیا ہوتا تو وہ کس کو پکار کر کہتا کہ ذرا اونٹ کی پیدائش کی طرف غور کرو۔ ذرا آسمان کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے۔ ذرا پہاڑوں پر نظر ڈال کہ وہ کس طرح زمین میں گاڑے ہوئے ہیں۔ ذرا زمین کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح بچھائی گئی ہے یہ خطاب وہ نہ فرشتوں سے کر سکتا تھا اور نہ ہی جانور یا نباتات سے کیونکہ وہ اس کے حسن سے آگاہی پانے کا ملکہ ہی نہیں رکھتے پس اس نے ایک ایسی نوع پیدا فرمائی جو تمام صفات الٰہیہ کو نہ صرف سمجھنے کی اہلیت رکھتی ہو بلکہ اس کے بیان پر قادر اور ان تمام صفات کو اپنے اندر سمونے کی اہلیت رکھتی ہو اور خدانما بن سکتی ہو۔

OOO

ایک اچھی بات

یہ بات آسانی اور صفائی سے سمجھ آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد طبیعت گناہ سے متنفر ہو جاتی ہے۔

اخبارات میں سے

عیسائیت کی تبلیغ کیلئے پونے نو کھرب ڈالر سے 10 ہزار مواصلاتی چینل قائم کرنے کا منصوبہ

ستر لاکھ مبلغین تیار کئے جائیں گے 360 زبانوں میں لٹریچر تقسیم کیا جائے گا، کولائڈن یونیورسٹی کے سیمینار میں منصوبے کی منظوری

لندن دنیا بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے 870۔ارب ڈالر کی لاگت سے دس ہزار مواصلاتی چینل قائم کئے جائیں گے جب کہ ستر لاکھ سے زائد مبلغین دنیا بھر کے بھیجنے کے لئے تیار کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں دنیا کی 360 زبانوں میں بہت بڑی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا جائے گا۔ ایک تازہ ترین رپورٹ کے مطابق اس منصوبہ کی باقاعدہ منظوری یہاں کو لائڈن یونیورسٹی میں ہونے والے ایک سیمینار میں دی گئی جس میں دنیا بھر کے سینکڑوں عیسائی رہنماؤں نے شرکت کی۔ رپورٹ کے مطابق اس منصوبہ پر تجرباتی طور پر 1978ء سے عمل شروع کیا گیا جسے اب نئی منصوبہ کے تحت عیسائیت کی تبلیغ کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مترجم چوہدری رشید احمد جاوید سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ رائے ونڈ

کچھ نیند کے متعلق

سونے اور جاگنے کی اہمیت امریکہ کے ایک ماہر علم الابدان ناتھینیل کلائٹ مین صاحب (Nathanial Kleitman) کا کہنا ہے کہ نیند انسانی نشوونما کے بالکل ابتدائی اور اولین دور کی ایک حالت کا نام ہے۔ سونے کا وجود جاگنے پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ روزی کا کمانا۔ زندگی کا قائم رکھنا۔ حسب منشاء خواہشات کا پورا کرنا اور اپنے مختلف پسندیدہ امور کا بجالانا جاگنے اور بیدار رہنے کی اہمیت کو واضح کر دیتا ہے۔ نیند انسانی حیات و بقا کی ایک اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہمارا مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ وہ جانور جو بیس دن بغیر کھائے پیئے گذار لیتے ہیں وہ صرف چار پانچ دن کی بے خوابی کے باعث ہی لقمہ اجل بن گئے۔ ایک انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ چھ ہفتے کی لمبی فاقہ کشی برداشت کر لے لیکن اگر اسے مسلسل دس دن بیدار رہنا پڑے تو وہ شاید ہی گیارھویں دن زندہ رہ سکے۔

نیند کی نارمل یا معیاری مقدار

پندرہ سے بیس سال تک کے لوگوں کی ایک کثیر تعداد چوبیس گھنٹوں میں اوسطاً آٹھ گھنٹے سوتی ہے لیکن یہ نیند کی کوئی قطعی حد نہیں۔ ہر انسان اپنی طبعی ضروریات میں دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ایک محدود کام کاج والا آدمی ایک ذہنی طور پر مستعد اور چوکس رہنے والے کی نسبت زیادہ سوئے گا۔ دن کی مصروفیات کا انتظار کرنے والا انسان زیادہ نہیں سو سکتا۔ اور یہ امر ہمارے دماغی عمل کی انتہائی ترقی یافتہ حالت پر دلالت کرتا ہے۔ دماغی عمل سے ہماری مراد وہ خیالات اور خواہشات ہیں جو ہر وقت انسانی دماغ میں موجزن رہتی ہیں۔ کائنات عالم کے کل جانداروں میں غالباً انسان ہی سب سے کم سوتا ہے۔

کیا آپ آٹھ گھنٹے کی بجائے چار پانچ یا چھ گھنٹے سو کر گذارہ کر سکتے ہیں؟

اکثر لوگوں کو یہ سوال کرتے سنا گیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ کم سے کم سونے کی کوشش کیجئے اور اور پھر دیکھئے کہ کیا نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ اگر آپ مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچے ہوں تو حالات تسلی بخش ہیں۔

1۔ آپ بغیر الارم صحیح وقت پر بیدار ہو جاتے ہیں۔

2۔ بیداری کے اوقات میں آپ پوری طرح چاک و چوبند رہتے ہیں یعنی اونگھ اور نیند کا احساس نہیں ہوتا۔ ظہرانہ' عصرانہ یا عشائیہ کے بعد دس پندرہ منٹ ستالینا بہت مفید اور فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے آپ کی طبیعت ایک قسم کا سکون اور اطمینان حاصل کرے گی اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ دن بھر کے دوسرے اوقات میں چست اور مستعد رہیں گے۔ ایسا

کرتے وقت تنگ اور کسے ہوئے جوتے اتار لئے جائیں تو اور بھی زیادہ اچھا ہے۔ یہ طریق سوتے جاگتے ہر حالت میں برابر کا مفید ہے۔

کیا نیند کا قرضہ اتارا جا سکتا ہے؟

اگر آپ سونے اور جاگنے کے معاملہ میں بہت زیادہ سخت اور باقاعدہ نہیں تو اس سوال کا جواب "ہاں" میں ہے۔ فرض کریں کہ آپ پورا ہفتہ ہر رات معمول سے ایک دو گھنٹے کم سوئے ہیں تلافی مافات کے طور پر اگر آپ ایک صبح دیر تک سوئے رہیں تو قرضہ اتارا جا سکتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کا مزاج پہلے کی طرح پر سکون' آپ کا جسم پہلے کی طرح چست اور دماغ پہلے کی طرح بیدار ہے۔

نیند اور پیرانہ سالی جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی نیند کی حاجت بھی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ حتّٰی کہ بالکل پیرانہ سالی میں انسان بہت ہی کم سوتا ہے۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ نوزائیدہ بچے تمام دن کا دو تہائی سونے میں گذارتے ہیں جبکہ بالغ انسان صرف ایک تہائی سوتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک بالغ انسان جتنا سوتا ہے اس سے دگنا بیدار رہتا ہے۔ ہر گھنٹہ کی نیند ہمارے لئے دو گھنٹے کی بیداری مہیا کر سکتی ہے۔ ذیل میں عمروں کے لحاظ سے نیند کی چند اوسط مقداریں درج کی جاتی ہیں۔ یہ مقداریں اعداد و شمار سے حاصل کی گئی ہیں۔

عمر	نیند کی اوسط مقدار
06سال	سوا گیارہ گھنٹے
10سال	10 گھنٹے
15سال	9 گھنٹے
20سال	سوا آٹھ گھنٹے
25سال	8 گھنٹے
60سال	7 گھنٹے

استثنائی حالات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بعض بوڑھے غیر معمولی طور پر زیادہ سوتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی بعض بہت کم سوتے ہوں۔ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ بہت ہی کم سوتے ہیں وہ دن کا اکثر حصہ اونگھ کی حالت میں ہی گذار دیتے ہیں۔

کیا بعض لوگ طبعاً دیر سے سوتے ہیں؟

اس سوال کا جواب بھی "ہاں" میں ہے۔ تجربوں سے پتہ چلا ہے کہ ہمارے سونے اور جاگنے کی قوت دن اور رات کے اوقات کے ساتھ ساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ اس اختلاف کا ذمہ دار ہمارے جسم کا درجہ حرارت ہے۔ ہمارا درجہ حرارت چوبیس گھنٹوں میں دو درجے کے قریب بڑھتا یا گھٹتا ہے۔ صبح 2 سے 6 بجے تک ہمارا درجہ حرارت کم سے کم ہوتا ہے۔ جونہی ہمارے جسم میں فعالی قوت لوٹتی ہے جسم کی حرارت بڑھنے لگتی ہے۔ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے ہم زیادہ سے زیادہ چست اور مستعد اسی وقت ہوتے ہیں جبکہ ہمارا ٹمپریچر اپنی انتہائی بلندی پر ہوتا ہے۔

یہ بلندی نسبتی اور اضافی ہوتی ہے۔ اکثر لوگوں میں یہ دوپہر سے تھوڑا وقت بعد ہی نمایاں ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ سہ پہر کے بعد یا مغرب سے کچھ پہلے درجہ حرارت کی اس انتہا کو پہنچتے ہیں۔ یہ فطری طور پر راتوں کو جاگنے والے لوگ رات گئے تک خوشی خوشی اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صبح کو دیر سے اٹھتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو سونے کے مختلف پروگراموں کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارے جسم کا درجہ حرارت ان پروگراموں کی مطابقت میں تبدیل ہوتا رہے۔ اس طرح بالآخر ان پروگراموں کے مطابق ایک لائحہ عمل بنا لیتے ہیں۔ ماں جو کہ رات گئے تک بیدار رہتی ہے کئی سال تک صبح سویرے بیدار ہو سکتی ہے۔ اور اپنے بچوں کو بروقت سکول روانہ کر سکتی ہے۔ لیکن جب بچے بڑے ہو جائیں گے تو ممکن ہے کہ ماں کا عمل معیاری نیند کی طرف لوٹ آئے اور وہ دس گیارہ بجے تک سوئی رہا کرے۔

بیداری کے بعد ستانا جاگنے کے بعد تھوڑا سا اور ستالینا اچھی عادت نہیں ہے کیونکہ اس طرح انسان اپنے آپ کو زیادہ نیم خوابیدہ اور ست پائے گا۔ چپ مین پنچر (Chapman Pincher) مصنف کتاب "زیادہ نیند کیونکر حاصل کی جائے؟" اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ پہلے چار گھنٹوں میں انسان بہت گہری نیند سوتا ہے۔ دوسرے تین گھنٹوں میں نیند کا زور کم ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر گہری نیند کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اس دور کے آغاز میں اگر آپ پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو ممکن ہے آپ کو نیند کا یہ دور مکمل کرنا پڑے۔ نیند کے غلبہ کی صورت میں آپ اس دور کو بھی پہلے دور سے بالکل مشابہ پائیں گے۔

کیا خواب آور گولیاں نقصان دہ ہیں؟

یہ گولیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ تیز اور طاقتور مثلاً باربی ٹیوریٹ (Barbit Urate) ان کے استعمال سے قبل مشورہ اور ہدایت بہت ضروری ہیں۔ ہلکی سکون بخش ان کے لئے کسی خاص ہدایت یا مشورہ کی ضرورت نہیں۔ اول الذکر قسم کی گولیاں صرف اسی صورت میں مفید اور بے ضرر ثابت ہو سکتی ہیں جبکہ انہیں کسی ماہر ڈاکٹر کی رائے یا مشورہ لینے کے بعد استعمال میں لایا جائے۔ گولیوں کے استعمال کا عادی ہو جانا بہرحال خطرناک اور ناپسندیدہ ہے۔ اگر دوائی کے استعمال پر فوری نتائج و اثرات تسلی بخش نظر نہ آئیں تو ممکن ہے آپ دوائی کی بہت زیادہ مقدار میں استعمال کر لیں۔ اس سلسلہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ کسی ناگہانی ضرورت کے وقت آپ خواب آور گولیاں کھا کر سو رہنے کو ترجیح دیں۔ خواب آور گولیوں کو بوڑھے کے عصا کی حیثیت دینا بھی خطرناک ہے۔ عادت سے مجبور ہو کر ان گولیوں کا استعمال آدمی کو تنگ ظرف بنا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نجی معاملات میں بھی بڑا سست ہو جاتا ہے۔

مؤخر الذکر گولیاں زیادہ بے ضرر ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان کے اثرات بہت ہی ہلکی نوعیت کے ہوتے ہیں (بعض لوگ اس سلسلہ میں اینٹی ہسٹیمنز (Anti Histamines) گولیوں کا نام لیتے ہیں جو کہ اونگھ لانے میں بہت ہی کار آمد ثابت ہوئی ہیں) بعض کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ یہ گولیاں اس قدر ہلکی نوعیت کی ہیں کہ ان سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے خواب آور گولیوں کے استعمال سے جسم یا دماغ پر کیا اثرات پڑ سکتے ہیں؟ اس سلسلہ میں ماہرین کی تحقیق ابھی تشنہ تکمیل ہے اس لئے حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

کیا کافی (قہوہ) آپ کو بیدار رکھ سکتی ہے؟

کافی' چائے اور کولا میں جو نشاط انگیز عنصر پایا جاتا ہے اس کو کیفین (Caffein) کہتے ہیں۔ عادی قہوہ نوشوں کے متعلق دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی نیند کو خراب کئے بغیر کافی مقدار میں قہوہ پی سکتے ہیں۔ تاہم ایک قلیل تعداد لوگوں کی ایسی بھی ہے جو کیفین سے پیدا شدہ انگیخت کو محسوس کرتی ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ آٹھ بجے کے قریب قہوہ پی لیں یا کافی آئس کریم کا ایک کپچہ کھا لیں تو وہ شاید صبح کے تین بجے تک نہ سو سکیں۔

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ قہوہ ہمیں بیدار رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ چنانچہ یہ مغالطہ واقعی ان کی نیند کو اچک لیتا ہے۔ دوسری طرف اگر یہی لوگ صرف اس خیال سے کہ قہوہ میں کیفین کا عنصر نہیں ہے اصلی قہوہ ہی پی لیں تو عین ممکن ہے کہ باوجود ایں ہمہ ان کی نیند پر کوئی اثر نہ پڑے۔ یہ امر بتاتا ہے کہ نیند کے معاملہ میں نفسیاتی پہلو بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کوئی بھی فکر و غم خواہ اس کا تعلق نیند سے ہو یا کافی سے یا کسی غیر ادا شدہ بل سے آپ کی نیند کو اچاٹ کرنے کے لئے کافی ہے۔

نصف شب سے پہلے اور بعد کی نیند

یہ خیال کہ آدھی رات سے پہلے کا دو گھنٹے سو لینا بعد کے چار گھنٹوں سے بہتر ہے اس واضح حقیقت پر مبنی ہے کہ ہم میں سے اکثر کو صبح سویرے اٹھنا ہوتا ہے اس لئے جس قدر جلدی سویا جائے گا اسی قدر زیادہ سکون اور آرام حاصل ہو گا۔ دراصل نیند کو اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ پہلے نصف میں آئے یا دوسرے نصف میں ضروری چیز صرف یہ ہے کہ بیدار ہونے تک مطلوبہ نیند پوری ہو جائے۔ نیند کے اوقات کی تخصیص کرنا مشکل ہے۔

خواب اور نیند ایک واضح اور قوی اثرات کا حامل خواب عموماً زبردست جذباتی اشتعال کے باعث وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ اس سے جسم میں ایک قسم کی گھبراہٹ اور ہیجان سا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کے ہیجان سے جسم میں تھرتھراہٹ اور ارتعاش پیدا ہو جائے یا سانس پھول جائے یا عمل امعااس حد تک شدت اختیار کرلے کہ سیڑھیوں پر چڑھنے کے تناؤ کے برابر ہو جائے تو ایسی صورت میں نیند خراب ہونے کا احتمال ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض حالات میں خواب ہماری نیند میں خلل انداز ہو سکتا ہے۔

سونے کا بہترین انداز لندن کے ڈاکٹر جیمز میکڈانل (Dr James Mecdonell) کا خیال ہے کہ پہلو کے بل سونا بہت مفید رہتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر کمر یا سینہ کے بل سویا جائے تو ان کے جوڑوں میں تناؤ پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے جو بعد میں مستقل دردوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ کمر کے بل سونے والوں کی ایڑیوں کی نسیں پھیل کر کمر میں تناؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ اور سینہ کے رخ سونے والوں کو اپنا سر پہلو کے رخ کرنا پڑتا ہے اور یہ ایسی صورت میں ممکن ہے کہ گردن کو موڑا جائے بہرحال دونوں ہی صورتیں خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہیں۔

سونے کا بہترین درجہ حرارت تازہ ہوا کے دلدادے کمرہ میں ٹھنڈی ہوا کے سیلاب کو بہت پسند کرتے ہیں لیکن انہیں یہ امر ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اس طرح مفت میں سانس کی بیماریوں اور سردی سے متاثر بیوی کی خصومت کو گلے ڈال رہے ہیں۔ خواب گاہ کا موزوں ترین درجہ حرارت جو کہ ایک پر سکون نیند لانے میں مد ثابت ہو سکتا ہے 55 درجہ فارن ہیٹ ہے۔ مگر اس کے ساتھ کمرہ میں 45 فیصد نسبتی رطوبت بھی ضروری ہے ایسے لوگ جن کا استحالہ کم ہو یا جن کا تنفس بہت حساس ہو یا جن کی ہڈیوں میں خلا پائے جاتے ہوں یا جن کا دوران خون ست ہو یا جن کو نقرس یا وجع المفاصل کی ٹیسیں محسوس ہوتی ہوں ان کے لئے زیادہ درجہ حرارت مفید رہتا ہے۔

گہری نیند کے لئے کم درجہ حرارت بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ کمرہ خواہ گرم ہو یا سرد۔ اوڑھنیوں کے نیچے کا درجہ حرارت بہرحال یکساں رہنا چاہئے۔

کیا نیند کے اوقات میں ہم ہر گھنٹہ یکساں سوتے ہیں؟ مختصراً اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیند بہاؤ کی صورت آتی ہے جو آغاز کار زیادہ ہوتا ہے اور بعد میں بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔ کم گہری نیند کی حالت میں ہم اکثر پہلو بدلتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں خواب بھی بہت آتے ہیں۔ فجر کا خوبصورت سرخی مائل رنگ ہماری نیند میں بہت کم خلل انداز ہوتا ہے۔ مگر سورج کی روشنی ہمارے جسم میں حرکت اور گردوں میں ہیجان پیدا کر دیتی ہے۔ بہت سخت اور بہت نرم بچھونے نیند میں سکون کو کم کر دیتے ہیں۔ شور سے بھی ہم بستر پر کروٹیں لینے لگتے ہیں۔ کمرۂ آرام جس قدر آواز روک اور لائٹ پروف (Light Proof) یعنی روشنی روکنے والا ہوگا اسی قدر آپ زیادہ اطمینان اور سکون کی نیند سو سکتے ہیں۔ ایسے روشندان جن کی آواز کو دبایا جا سکے اسی طرح مفید ثابت ہو سکتے ہیں جس طرح کہ آواز کو جذب کر لینے والے پردے ہوتے ہیں۔

رات کو جاگ کر دوبارہ سونا ایک عام آدمی تو فوراً ہی بغیر کسی تکلیف کے سو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بسا اوقات یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ رات کو اٹھا تھا۔ آج کل بے خوابی کا مرض بڑا اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ بنجمن فرینکلن (Benjamin Franklin) کا خیال ہے کہ دو بستروں کا انتظام بہت مفید ثابت ہوگا۔ ایسی حالت میں اگر ایک تھکا دینے والے اور گرم بستر کو چھوڑ کر آپ ایک چست تسکین بخش اور ٹھنڈے ٹھنڈے بستر پر جا کر لیٹ جائیں تو بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ فرینکلن کے نزدیک اچاٹ اور بے قابو نیند کو اس کی پہلی اور اصلی حالت پر واپس لانے کے لئے یہ طریقہ بہت کارگر ہے۔ علم الاعصاب کے ایک ماہر کی یہ رائے ہے کہ اگر بیداری کے وقت کے خواب کی کیفیت کو دریں حال دوبارہ پیدا کر لیا جائے کہ اس کے آثار ابھی ہمارے ذہن میں باقی ہوں تو اس طرح ایک ایسی ذہنی کیفیت بحال کی جا سکتی ہے جو کہ نیند کو اس کی اولین حالت پر لانے میں مد ثابت ہو گی۔ بہت سے لوگ اس غرض کے لئے بے سے اشعار پڑھتے ہیں اور اچھی اچھی کہاوتیں دوہراتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے بستر کے قریب کسی گرم مشروب کا قرابہ رکھ لیتے ہیں۔

مذکورہ بالا تدابیر صرف اسی صورت میں کارگر ثابت ہو سکتی ہیں جبکہ ان پر پوری طرح غور و فکر کر لیا جائے۔ یہاں اس امر کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ محض آرام کرنا بھی بعض حالات میں اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا کہ نیند بالخصوص جبکہ فضا پر سکون ہو۔

کیا خراٹے قابل علاج ہیں؟ خراٹوں کا کوئی علاج نہیں تاہم اس کی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ خراٹوں کا باعث ناک میں پیدا شدہ وہ مزاحمتیں ہوتی ہیں جو کہ ہمارے حلقہ تنفس میں وقوع پذیر ہوتی ہیں اور جن کی موجودگی میں تالو کے پچھلے نرم حصہ میں اہتزاز سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا لوگ زیادہ تر اس وقت خراٹے بھرتے ہیں جبکہ وہ کمر کے بل سوئے ہوئے ہوں۔ علم جراحی کے بعض ماہرین نے تالو کے اہتزاز اور ارتعاش کو کم کرنے کے لئے اس کے مزاحم حصہ کو سکیڑنے کی کوشش کی ہے مگر اس سلسلہ میں ماہرین کی کوششیں زیادہ بار آور ثابت نہیں ہوئیں۔ خراٹوں کی آواز سے تنگ لوگوں کو یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ خراٹے بہرحال سونے والے کی بے فکری کی علامت ہیں۔ خراٹوں کی آواز سے بچنے کے لئے محافظ اُذن آلہ Ear Plug بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نیند سے اچانک بیداری نیند سے اچانک بیدار کر دینا درست نہیں ہے۔ اگر آپ کوئی بھیانک خواب دیکھ رہے ہیں تو ہر ایسا **جھنجوڑنا یا** بلند چیخ یا کرخت الارم جو آپ کے حواس پر حملہ کی طرح وارد ہو جائے آپ کو دہشت زدہ کر دے گا۔ بعض ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ جاگنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ کوئی نفیس روح آپ کی چادر یا لحاف کے کونہ کو آہستہ آہستہ ہلاتی رہے۔ یہاں تک کہ آپ بتدریج ہوش میں آ جائیں۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو فکر کی ضرورت نہیں آپ کے ٹائم پیس کے الارم کی آواز اس غرض کے لئے موزوں حد تک مدھم بھی ہے اور لمبی بھی۔ شاید ہی کوئی شخص اتنی گہری نیند سوتا ہو کہ اس کے لئے بلند آواز اور دہشت خیز الارم کی ضرورت ہو۔

ماہنامہ خالد ستمبر 1960ء

خدا کے بندے

خدا کے بندے خدا کے غلام ہوتے ہیں
جو بالیقین جہاں کے امام ہوتے ہیں
خدا کا نور چمکتا ہے ان کے چہرے سے
وہی تو قابلِ صد احترام ہوتے ہیں
انہیں فلک سے ملے معجزات کی برکت
وہ ایسے صاحبِ علمِ کلام ہوتے ہیں
وہ پیش کرتے ہیں ہر لحظہ جاں کی قربانی
فدائے یارِ ازل صبح و شام ہوتے ہیں
وہ بے دریغ مصائب میں کود جاتے ہیں
خدا کی راہ میں وہ تیز گام ہوتے ہیں
وہ جان دے کے بھی ہوتے ہیں زندۂ جاوید
انہی کے نام بقائے دوام ہوتے ہیں
فرشتے ان کے قدم چومتے ہیں ہر ساعت
اور ان کی وجہ سکینت مدام ہوتے ہیں
نگاہِ غیر انہیں دیکھ ہی نہیں سکتی
نگاہِ یار میں عالی مقام ہوتے ہیں
وہ لاکلام خدا سے کلام کرتے ہیں
سروش غیب کے مہبط مدام ہوتے ہیں
ہے جن کے نام سے تمکینِ دین وابستہ
وہ اپنی ذات میں کامل نظام ہوتے ہیں
علم بلند کریں دیں کی فتح و نصرت کا
وہی تو صاحبِ فوز المرام ہوتے ہیں
وہ اپنے صدق میں جذب و کشش میں لاثانی
جہاں میں مرجعِ ہر خاص و عام ہوتے ہیں
وفا شعار بہت بامراد ہیں ان کے
عنید خائب و خاسر تمام ہوتے ہیں

محمد ابراہیم شاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سونیا گاندھی کا تازہ فیصلہ

بھارت کی سیاسی صورت حال میں اس وقت ڈرامائی تیزی پیدا ہو گئی تھی جب آں جہانی وزیر اعظم راجیو گاندھی کی بیوہ اطالوی نژاد مسز سونیا گاندھی نے الیکشن کی مہم میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ چند دنوں میں ہی وہ ملکی اور غیر ملکی نشریاتی اداروں کی آنکھوں کا تارا بن گئیں۔ اخبارات کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی ٹی وی کمپنیاں ان کی تصاویر اور بیانات نمایاں طور پر شائع کرنے اور دکھانے لگیں۔ مسز سونیا گاندھی کو بھارتی سیاست کی کرشمہ ساز شخصیت قرار دیا جانے لگا۔ اور بعض اخبارات نے اپنے تبصروں میں لکھا کہ سونیا گاندھی بھارت کے الیکشن کا پہلا راؤنڈ جیت چکی ہیں۔ مبصروں کا اشارہ ذرائع ابلاغ میں ان کی غیر معمولی کوریج کی طرف تھا۔

اور اب سونیا گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ وہ الیکشن میں امیدوار نہیں بنیں گی۔ ان کو وہ سیٹ پیش کی گئی تھی جہاں ان کے آنجہانی شوہر راجیو گاندھی نے الیکشن جیتا تھا۔ سونیا گاندھی کے بھارتی لوک سبھا (قومی اسمبلی) کا الیکشن نہ لڑنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مستقبل میں وزیر اعظم بننے کے ارادے سے دستبردار ہو گئی ہیں۔ ان کا یہ اعلان بھارتی سیاست میں کسی دھماکے سے کم نہیں۔ جس طرح ان کی آمد ایک دھماکہ تھی اور کانگرس کے تن مردہ میں جان پڑتی محسوس ہو رہی تھی۔ اسی طرح ان کا حالیہ فیصلہ کانگرس کو ایک بار پھر قیادت کے بحران سے دوچار کر گیا ہے۔

بھارت کے الیکشن کی مہم شروع ہوتے ہی سونیا گاندھی اور کانگرس کے صدر 82 سالہ سیتارام کیسری کے درمیان اختلافات کے چرچے شروع ہو گئے تھے۔ اور اب تک سونیا گاندھی نے جن انتخابی جلسوں سے خطاب کیا تھا ان میں سیتارام کیسری ان کے ساتھ موجود نہیں تھے۔ کانگرس کی موجودہ عدم مقبولیت کا ایک سبب سیتارام کیسری کو بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ کانگرس کے چند ایک بڑے لیڈر کیسری کے رویے سے ناراض اور دلبرداشتہ ہو کر کانگرس چھوڑ گئے تھے۔ ان میں سے بعض نے کانگرس کی بڑی حریف جماعت بی جے پی میں بھی شمولیت اختیار کر لی تھی۔ اور مبصرین کا عام تاثر یہ ہے کہ بھارت کے انتخابات میں بی جے پی سب سے زیادہ اکثریت حاصل کرے گی۔ اگرچہ اس جماعت کو قطعی اکثریت حاصل ہونے کا کسی کو یقین نہیں ہے۔

سونیا گاندھی کے الیکشن نہ لڑنے کے فیصلے سے کانگرس کو سخت دھچکا لگا ہے۔ اور سونیا گاندھی کی آمد سے کانگرس کو جو قوت حاصل ہوئی تھی وہ ایک بار پھر ختم ہو جانے کا امکان ہے۔

آنجہانی راجیو گاندھی کی بم کے دھماکے میں ہلاکت کے بعد سونیا گاندھی کو کانگرس کی صدارت کی پیشکش کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے یہ پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے بعد نیا لیڈر ڈھونڈا گیا اور مسٹر نرسیمارائو جو اس وقت عملی سیاست سے باہر جا چکے تھے ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔ بھارت کے حالیہ الیکشن کی وجہ بھی سونیا گاندھی بنیں تھیں۔ کیونکہ جب راجیو گاندھی کے قتل کی تحقیقات کرنے والے جین کمیشن کی رپورٹ کا ایک حصہ لیک آؤٹ ہو گیا تو پتہ چلا کہ راجیو گاندھی کے قاتلوں کو پناہ دینے والی ایک جماعت حکمران یونائیٹڈ فرنٹ میں شامل ہے۔ سونیا گاندھی کے اشارے پر کانگرس نے مطالبہ کیا کہ اس جماعت کو حکمران متحدہ محاذ سے نکالا جائے ورنہ کانگرس اس حکومت سے اپنی حمایت واپس لے لے گی۔ متحدہ محاذ نے اس جماعت کو اپنی حکومت سے نکالنے کا مطالبہ تسلیم نہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کانگرس نے اپنی حمایت واپس لے لی اور یوں متحدہ محاذ کی حکومت ختم ہو گئی۔

بھارت کی سیاست میں اتنا موثر اور ٹھوس کردار ادا کرنے کے بعد اب سونیا گاندھی نے الیکشن لڑنے سے انکار کر کے ایک بار پھر کانگرس کے مخالفوں کو خوش کر دیا ہے۔

○○○

امریکی صدر مشکل میں

امریکہ کے صدر بل کلنٹن پر ان کے دور صدارت کے آغاز ہی سے بعض خواتین کے ساتھ ان کے تعلقات کے چرچے شروع ہو گئے تھے۔ ان کی اہلیہ مسز ہلیری کلنٹن نے ان تمام واقعات کی تردید کی اور عام عوام نے اس پر یقین بھی کر لیا۔ کیونکہ امریکہ اور یورپ میں پیسے کمانے کا یہ بھی ایک ڈھنگ ہے کہ کسی بڑی شخصیت کے ساتھ کوئی عورت اپنے مراسم کا دعویٰ کرتی ہے اور پھر معقول رقم لے کر خاموش ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر امریکی عوام نے ان عورتوں کی باتوں پر دھیان نہیں دیا۔

لیکن اب ایک اور خاتون کے بارے میں صدر کلنٹن کے تعلقات نے امریکی سیاست میں زلزلہ کی سی کیفیت پیدا کر دی ہے اور اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ اس بات کو لے اڑے ہیں۔ یہ سیکنڈل صدر کلنٹن کے لئے سب سے زیادہ سنگین اور خطرناک بن چکا ہے۔

اس سیکنڈل کے ساتھ جو بات زیادہ اچھالی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ امریکی صدر نے ماضی میں اس خاتون کا منہ بند رکھنے کے لئے کارروائی کی اور اس طرح سے یہ بات عوام کے سامنے نہ آ سکی۔ کسی امریکی صدر کے لئے یہ بات بھی سخت بدنامی کا موجب ہے کہ اس پر کسی کا منہ بند رکھنے کے لئے دباؤ ڈالنے کا الزام عائد کیا جائے۔

مبصرین نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس بحران کے نتیجے میں صدر کلنٹن کی صدارت کو سنگین خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ امریکی سراغرسانی کے ادارے ایف بی آئی نے اس معاملے کی چھان بین شروع کر دی ہے اور امریکی صدر اس تحقیقات پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

سید ظہور احمد شاہ

کاربن مونو آکسائیڈ کے زہریلے اثرات سے بچاؤ

موسم سرما میں کمروں کو گرم کرنے کے لئے عام طور پر سوئی گیس کے ہیٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور جہاں پر سوئی گیس نہ ہو وہاں لکڑی، کوئلہ مٹی کے تیل سے جلنے والے ہیٹر استعمال کئے جاتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ان کے استعمال میں ضروری احتیاط کرتے ہیں۔ بلکہ اکثر لوگوں کو تو صحیح طور پر یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ ان تمام چولہوں سے یا ان سے پیدا ہونے والے دھوئیں سے ایک کتنی خطرناک گیس بھی پیدا ہوتی ہے جو کہ مہلک بھی ہو سکتی ہے ان تمام کے جلنے کے عمل کے دوران کاربن مونو آکسائیڈ گیس کا اخراج ہوتا ہے جو کہ بغیر کسی قسم کی وارننگ کے انسان کو ہلاک کر سکتی ہے۔ اسی طرح کاروں بسوں، ٹرکوں، اور دیگر ہر قسم کی پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں میں سے جو گیسیں نکلتی ہیں ان میں بھی کاربن مونو آکسائیڈ شامل ہوتی ہے۔ اگر ایک کار کو بند گیراج میں چلتا چھوڑ دیا جائے تو بہت کم عرصے میں اتنی کاربن مونو آکسائیڈ جمع ہو جاتی ہے جو کہ کسی بھی انسان کی زندگی کے لئے خطرہ بن سکتی ہے۔ اور چونکہ آجکل مکانوں میں روشن دان بھی کم ہوتے ہیں اس لئے اس گیس کے باہر نکلنے کے امکان بھی کم ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے کمروں میں جہاں روشن دان نہ ہوں یہ خطرہ اور بڑھ جاتا ہے۔ بعض لوگ ان چولہوں کو جلتا چھوڑ کر سو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر گیس کی سپلائی عارضی طور پر بند ہو جائے تو چولہا بجھ جائے گا۔ لیکن جب گیس کی سپلائی دوبارہ جاری ہو گی تو یہ گیس ہیٹر سے نکل کر کمرے میں بھرنی شروع ہو جائے گی جس سے اندر سوئے ہوئے لوگوں کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ اس لئے اس بات کا خاص اہتمام کیا جانا چاہئے کہ سونے سے پہلے ہر قسم کے ہیٹر کو چاہے وہ کوئلے یا لکڑی سے چلنے والا ہو یا تیل یا گیس سے چلنے والا ہو اچھی طرح سے بجھا دیا جائے تاکہ اس میں سے کسی قسم کی گیس کا اخراج نہ ہو۔ اور صرف اسی وقت تک جلتا رہنے دیا جائے جب تک کہ کمرے میں موجود لوگ جاگ رہے ہوں بہرحال سونے سے پہلے اس بات کا اچھی طرح سے اطمینان کر لینا چاہئے کہ ایسے ہیٹرز کو اچھی طرح سے بجھا دیا گیا ہے۔

لیکن اگر ایسا کوئی واقعہ ہو جائے یعنی گیس کا کسی پر اثر ہو جائے تو پھر کیا کیا جائے۔ یہ یاد رکھیں کہ جس شخص پر کاربن مونو آکسائڈ گیس کا حملہ ہو چکا ہو اس کی نشانیاں عموماً یہ ہوتی ہیں۔

وہ سر درد کی شکایت کرتا ہے۔ اسے از حد کمزوری ہو جاتی ہے۔ سانس لینے میں مشکل پیش آتی ہے اور شائد الٹیاں بھی آ رہی ہوں۔ اور زیادہ اثر کی صورت میں وہ شخص بے ہوشی کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔ اس کی جلد، ناخن اور ہونٹ گلابی یا سرخ ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ علامات موجود ہوں تو اس کی فرسٹ ایڈ کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اسے کھلی ہوا میں لے جایا جائے۔ یا دوسرے کمرے میں جس میں گیس کا اثر نہ ہو۔ اس کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے کھول کر رکھیں اگر اس کو سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی ہے یا اس کی سانس باقاعدہ نہیں ہے تو فوری طور پر مصنوعی تنفس کا عمل شروع کریں اور جاری رکھیں۔ اگر اس کا دل بھی متاثر ہو چکا ہے جس کا آپ کو اس کی نبض سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ یا نبض بہت کم محسوس ہو رہی ہے تو Cardio Pulmonary Resuscitation کا عمل بھی شروع کریں۔ مریض کو آرام سے لیٹا رہنے دیں۔ اس سے اس کی آکسیجن کی ضرورت میں کمی واقع ہو گی جو کہ اس کے لئے فائدہ مند ہو گی۔ اسے سردی سے بچائیں اور کمبل یا مزید گرم پانی کی بوتل سے (اگر ضرورت محسوس کریں تو) اس کے جسم کو گرم رکھیں۔

اسی دوران فوری طور پر ڈاکٹر یا ہسپتال سے رابطہ کر کے اس کے لئے ایمبولینس کا انتظام کریں اور اس کو طبی امداد کے مرکز تک جلد از جلد پہنچانے کی کوشش کریں۔ ڈاکٹر یا ایمبولنس بھیجنے والے ادارے کو مریض کی حالت سے مطلع کریں اور خاص طور پر ان کو آکسیجن دینے والے آلات ساتھ لانے کی تاکید کریں۔ کیونکہ کاربن مونو آکسائڈ زہر کے تریاق کے طور پر آکسیجن بہت ضروری عنصر ہے۔

بہرحال ایک دفعہ پھر اس بات کو سمجھنے اور جاننے کی کوشش کریں کہ ایسے تمام آلات اور ذرائع جن سے کاربن مونو آکسائڈ کے اخراج کا خطرہ ہو ان کے استعمال میں احتیاط کریں اور ان کے متعلق ہر وقت یہ خیال رکھیں کہ گیس کہیں سے خارج تو نہیں ہو رہی۔

○○○

تحریک جدید کے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ بتاریخ 97-10-31 میں فرمایا "جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائیگا.... پس وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں"۔

تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریاں اتنی غیر محدود ہو چکی ہیں کہ اب اس کے مالی میدان میں بخل سے کام لینا فلاح کی راہ میں روک بننے کے مترادف ہو گا۔ اس لئے اپنے پیارے امام کے اس ارشاد کے مطابق اپنی قربانی خلوص محبت اور پیار سے ساری توفیق کو استعمال کرتے ہوئے پیش کیجئے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں عبدالحی صاحب (وفات یافتہ) سابق مربی انڈونیشیا کی نواسی عزیزہ صباحت سوسن بنت مکرم سید نذیر شاہ صاحب عرصہ ایک ماہ سے زیادہ Heppatites A کی وجہ سے بیمار ہے۔ پانچ روز ہسپتال میں داخل رہی ہے۔ عزیزہ کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز رانا صفوان احمد ابن رانا بدیع الزمان صاحب انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ بعمر 6 ماہ بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ولد شیخ محمد عبداللہ آف خوشاب محلہ حکیمانوالہ جو کہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے تھے مورخہ 98-1-16 کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ موصوف نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں (غیر شادی شدہ) اور ایک بیٹا (عبدالوہاب احمد) عمر 6 سال یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

نعم البدل

○ مکرم صداقت محمود صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا بیٹا مورخہ 98-1-9 کو بعمر 11 دن بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے نومولود مکرم خواجہ شریف احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت کوٹ مومن و اسیر راہ مولا کا نواسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- کیمیکل انجینئرنگ۔ 2- کیمیکل انجینئرنگ (پٹرولیم گیس) 3- کیمیکل انجینئرنگ (کیمیکل و ٹیکنالوجی) 4- میٹالرجی اینڈ میٹریلز سائنس۔

تعلیمی قابلیت میں F.sc (پری انجینئرنگ) ہونا لازمی ہے۔ فارم وغیرہ 120 روپے کے عوض انسٹی ٹیوٹ سے یا 148 روپے بذریعہ بینک ڈرافٹ / پوسٹل آرڈر ارسال کرکے 9- فروری 98ء کے بعد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم ادارہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ 28- فروری 98ء ہے۔

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے نئے سیشن میں مختلف ماسٹرز پروگرام میں یا میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت ہذا کو ارسال کریں۔

1- متعلقہ فیلڈ کا آخری اوپن میرٹ۔
2- متعلقہ فیلڈ کا ریزرو سیٹوں پر آخری میرٹ۔
3- شعبہ / ادارہ کا پراسپکٹس۔
4- طالب علم / طالبہ کا پوسٹل ایڈریس۔

جن طلبہ کے پاس Email موجود ہو وہ نظارت ہذا کے اس Email ایڈریس پر معلومات ارسال کریں۔

(taleem lhr.comsats.net.pk)

(نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے سائیکالوجی (Psychology) میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں بیچلرز میں سائیکالوجی پڑھا ہونا بطور اختیاری مضمون لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی بک شاپ سے 200 روپے یا 220 روپے کا منی آرڈر ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 فروری 1998ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

وقف عارضی کے متعلق جماعت کی ذمہ داری

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا۔

"جماعت یا تو مجھے ایک ہزار مربی دے (یعنی ایسے ہزار بچے مجھے دیدے جنہیں تربیت دے کر مربی بنایا جائے) اور یا ضرورت کے مطابق واقفین عارضی مہیا کرے......"۔

"اگر آپ مجھے واقفین نہیں دیں گے یا خود وقف کے لئے آگے نہیں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ اور سامان کر دے گا لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کیوں محروم ہو رہے ہیں"۔

(الفضل 2 نومبر 1966ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی))

معلمین کلاس کے لئے انٹرویو

○ ایسے نوجوان جنہوں نے معلمین کلاس میں شامل ہونے کے لئے درخواست دی ہے ان کو انٹرویو کے لئے انفرادی خطوط لکھے جاچکے ہیں انٹرویو درج ذیل پروگرام کے مطابق دفتر وقف جدید میں ہوگا۔

1- 7 فروری 98ء بروز ہفتہ 9 بجے صبح سندھ۔ آزاد کشمیر۔ ڈیرہ غازیخاں۔ بہاولپور بہاولنگر۔ لیہ ملتان۔ مظفرگڑھ۔ جہلم۔ چکوال۔ قصور

2- 4 فروری بروز بدھ 9 بجے صبح دیگر اضلاع کے درخواست دہندگان۔

ناظم ارشاد وقف جدید

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ آسیہ خلیل صاحبہ زوجہ خلیل احمد صاحب نے کنری ضلع تھرپارکر سے 1975ء میں وصیت کی تھی۔ 90ء کے بعد موصیہ صاحبہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کوئی ان کا عزیز پڑھے تو دفتر سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ امتہ الباسط صاحبہ فاروقی اہلیہ مکرم ڈاکٹر ریاض محسن بھٹی صاحب وصیت نمبر 21534 نے 1974ء میں شکارپور سکھر سے وصیت کی تھی بعد میں موصیہ قصور اور پھر لاہور منتقل ہوگئیں تھیں۔ 1983ء کے بعد سے موصیہ صاحبہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ موصیہ خود یا ان کے عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ ذکیہ جبین صاحبہ زوجہ مکرم عبدالمجید صاحب B-26 شاہ عالم مارکیٹ لاہور وصیت نمبر 19699 کا رابطہ دفتر ہذا سے نہیں ہے موصیہ اگر خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز اعلان پڑھیں تو ان کے بارہ میں اطلاع دیں۔

○ مکرم عزیز احمد صاحب طاہر ابن مکرم فضل احمد صاحب بھٹی وصیت نمبر 26453 آف ڈرگ روڈ کراچی یا ان کے کوئی عزیز جوان کے بارے میں جانتے ہوں فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

لجنہ اماء اللہ اور تحریک جدید

○ بفضل خدا ویسے تو ساری ذیلی تنظیمیں تحریک جدید سے تعاون کرتی ہیں لیکن لجنہ اس لحاظ سے منفرد مقام رکھتی ہے کہ یہ اپنی مساعی کے سلسلہ میں معین اعداد و شمار سے مرکز کو باخبر رکھتی ہیں لجنہ فیصل آباد نے یکصد بہنوں کی فہرست بھجوائی ہے جن میں 40 معاونات خصوصی صف اول اور 60 صف دوم میں شامل ہیں۔

لجنہ ربوہ نے بھی اپنی قابل احترم صدر صاحبہ کی اپیل پر معاونات خصوصی پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے اور 28 حلقہ جات سے 932 بہنوں کے اسماء بھجوائے ہیں۔ جن میں 218 صف اول کی اور 514 صف دوم کی ہیں نیز 171 اطفال و ناصرات کے نام بھجوائے ہیں جنہوں نے 100 روپے یا اس سے زائد کا وعدہ کیا ہے۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر لجنات بلکہ دیگر ذیلی تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں اور اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

والی رات ہو جاتا ہے۔

اس کا ہر ایک دن جمعہ کا دن ہوتا ہے اور ساعت خطبہ کی وہ درمیانی ساعت ہو جاتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

(از خطبہ 20- جون 1919ء)

بقیہ صفحہ 3

لئے 870 ارب ڈالرز سے دس ہزار مواصلاتی چینل قائم کئے جارہے ہیں۔ سیمینار میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت دنیا کی غیر مسیحی آبادی 3.9 بلین ارب افراد پر مشتمل ہے اور اس میں 47 ملین سالانہ اضافہ ہوتا ہے دنیا میں 81 فیصد لوگ کسی نہ کسی مذہب سے منسلک ہیں اور پوری دنیا میں پندرہ ہزار مذہبی اور دینی تحریکیں کام کر رہی ہیں عیسائیت کی تبلیغ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ عیسائیت سے متعلق 360 زبانوں میں لٹریچر شائع کیا جائے گا اور اس تسلسل میں 57165 کتابیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں ہوں گی۔ اس وقت افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کے 3400 چینل کام کر رہے ہیں کیونکہ براعظم افریقہ عیسائیت کے لئے ایک وسیع میدان ہے۔

(روزنامہ پاکستان 17- جنوری 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں 30- جنوری کو عید الفطر مذہبی جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔

○ لاہوریوں نے پولیس- فوج اور رینجرز کے کڑے پہرے میں نماز عید و جمعہ ادا کیا- صوبائی دارالحکومت لاہور کی 2500 عبادت گاہوں کے باہر 7 ہزار پولیس اہلکار' کمانڈوز اور رینجرز کے دستے تخریب کاری سے نمٹنے کے لئے ہوشیار کھڑے رہے- ہر جگہ پولیس کا پہرہ تھا- کمانڈوز سادہ کپڑے میں گشت کرتے رہے-

○ وزیراعظم نے عید الفطر پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آنے پر وزیر داخلہ کو مبارک باد دی ہے-

○ نشتر کالونی لاہور کے علاقے موضع کماہاں میں عید کی شام مدرسہ ختم نبوت کے مہتمم اور خطیب قاری محمد سرور اپنے ہی گن مین کے ہاتھوں قتل ہو گیا- اسی طرح عید پڑھ کر آنے والے دو نوجوانوں کو گولی مار دی گئی- دو افراد ڈکیتی کی واردات کے دوران قتل ہوئے-

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میری حکومت بدعنوانی' منشیات' اور دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی-

○ امریکی محکمہ خارجہ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستانی پولیس 1997ء میں ماورائے عدالت ہلاکتوں میں ملوث رہی- مذہبی امتیاز اور بچوں سے جبری مشقت کی بنا پر پاکستانی حکومت کا ریکارڈ بہت خراب ہے- ایم کیو ایم کے دھڑے بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں- پاکستانی پولیس سنگین جرائم کرتی ہے- عدالتوں کو بھی جواب دہ نہیں- حکومت احتساب کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے- عدلیہ' انتظامیہ کے زیر اثر اور کرپشن کا شکار ہے- نشری ذرائع ابلاغ پر حکومت کی مکمل اجارہ داری ہے- احمدیوں کی نقل و حرکت کو محدود کیا گیا ہے- مسیحیوں سے امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے- خواتین کو معاشرے میں کم تر حیثیت حاصل ہے- جیلوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے-

○ پاکستان میں فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات پر جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ حالیہ دنوں میں ان واقعات میں دوبارہ شدت آگئی ہے- جس میں 4 سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں- جن میں عورتیں و بچے بھی شامل ہیں-

○ بند روڈ بادامی باغ لاہور میں سیالکوٹ کے کرنسی ڈیلر زاہد حسین سے 18 لاکھ روپے چھین کر قتل کر کے اس کی نعش ویرانے میں پھینک دی گئی-

○ ملک کے مختلف علاقہ جات میں عید کے روز کئی افراد قتل' ٹریفک حادثات میں جاں بحق اور ڈاکوؤں سے لٹ گئے- سرگودھا میں قومی اسمبلی کے رکن چوہدری عبدالحمید کے بھانجے کو عید کے روز اس کے دوستوں نے قتل کر دیا-

○ قتل اور ڈکیتی کے مقدموں میں ملوث ایم کیو ایم کے 130 کارکن پرول پر رہا کر دیئے گئے-

○ جنوبی سندھ میں عید کے روز فرقہ وارانہ فسادات میں 3- افراد جاں بحق اور کئی زخمی ہو گئے ہیں-

○ پنجاب میں عید پر لڑائی جھگڑے کے واقعات میں 17 افراد قتل اور 19 زخمی ہوئے-

○ روزنامہ پاکستان کی ایک خبر کے مطابق حکومت کی حلیف جماعتوں میں انتشار پیدا ہو گیا ہے- اے این پی نیا اتحاد بنائے گی- اجمل خٹک نے ایم کیو ایم اور بلوچستان نیشنل پارٹی سے رابطے مکمل کر لئے ہیں- حلیف جماعتوں کی قیادت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ حکومت معاہدوں کے سلسلے میں تاخیر سے کام لے رہی ہے-

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے 5- افراد ہلاک ہو گئے ہیں-

○ حکومت نے 7 ڈپٹی کمشنر بدل دیئے ہیں- نئے احکامات کے تحت خالد محمود سپرا ٹوبہ ٹیک سنگھ- راؤ عبدالرؤف خان چکوال' سیف اللہ چٹھہ ملتان' امیر طارق زمان نارووال' شجاعت علی بہاولنگر' ملک مظفر فرید بھکر' اور ملک شیر محمد راجن پور کے ڈپٹی کمشنر ہوں گے-

○ راولپنڈی سے کراچی جانے والی ایکسپریس سہالہ کے قریب بریک فیل ہو جانے کے باعث پٹڑی سے اتر کر مسجد میں جا گھسی جس سے 17- افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے- انجن اور تین بوگیاں تباہ ہو گئیں- مرنے والوں میں 5- افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا- لاشوں اور زخمیوں کو ڈبے کاٹ کر نکالنا پڑا- قیامت کا سماں تھا- مرنے والوں کے اعضاء بکھر گئے- ٹرین مقررہ رفتار سے زیادہ تیز تھی- حادثہ کے وقت مسجد نمازیوں سے خالی تھی ورنہ زیادہ جانی نقصان کا احتمال تھا-

○ حکومت نے سرکاری ملازمین کو مالی مشکلات سے نکالنے کے لئے تنخواہوں میں اضافے کا فیصلہ کیا ہے- وزیر خزانہ نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ اضافے کے حوالے سے پے کمیشن قائم کرنے کی ضرورت نہیں- تنخواہوں میں اضافے یا مالیاتی ریلیف دینے کے لئے وزارت داخلہ کو فارمولا بنانے کو کہا جائے گا-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ انگریزوں سے آزادی نہیں ملی- کیونکہ ان کی تہذیب پاکستان میں فروغ پا رہی ہے- انہوں نے جامع منصورہ میں خطبہ عید اور گلشن راوی میں شہداء کے والدین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں انگریز کا سیاسی' اقتصادی اور معاشی نظام رائج ہے- دشمن مسلمانوں کی امت کے تصور کو ختم کر کے لسانی' علاقائی اور قومی تعصبات میں مبتلا کر رہا ہے- پوری دنیا کے مسلمان ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں-

○ ایران کے اول نائب صدر حسن حبیبی مستعفی ہو گئے ہیں-

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی دوسری قراردادوں پر عمل ہوتا ہے- کشمیریوں پر کیوں نہیں-

○ آٹے گھی اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں کمی واپس لے لی گئی ہے- رمضان کے دوران آٹے کے نرخوں میں کمی کی گئی یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن نے بھی رمضان پیکج کے تحت 300 اشیاء کی قیمتوں کی کمی کا فیصلہ واپس لے لیا ہے- تمام چیزیں پرانے نرخوں پر فروخت ہوں گی-

○ محکمہ تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلی جماعت سے نہم تک امتحانات فروری میں ہوں گے- تاہم نتائج کا اعلان 31- مارچ کو ہو گا- یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ یکم سے 15- مارچ تک اساتذہ مردم شماری میں مصروف ہوں گے-

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ بااختیار ہے جو چاہے قانون بنا سکتی ہے-

○ وزیراعظم نواز شریف نے عراق پر امریکی حملہ کی مخالفت کر دی ہے-

○ امریکہ نے بھارت کو انسانی حقوق کی پامالی کا ذمہ وار قرار دے دیا ہے-

○ مقبوضہ کشمیر میں عید پر قابض فوج کی بربریت سے خاتون اور بچے سمیت 8- افراد شہید کر دیئے گئے ہیں-

○ بھارت نے صدر کلنٹن اور سلامتی کونسل کو خط لکھا ہے کہ بھارت عراق پر فوجی کارروائی کے خلاف ہے-

○ ایران نے کہا ہے کہ امریکی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے-

○ اردن مصر اور ایران نے کہا ہے کہ عراق پر حملہ نہ کیا جائے- امریکہ محتاط رویہ اختیار کرے-

○ امریکہ نے کہا ہے کہ اتحادی ممالک ساتھ نہ دیں تو بھی عراق پر حملہ ضرور کریں گے-

○ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام بی کام پارٹ ون 97ء کے دوسرے سالانہ امتحانات اور بی کام پارٹ ٹو نومبر 96ء کے دوسرے سالانہ امتحانات بالترتیب 5- مارچ' 7- مارچ کو منعقد ہوں گے- جبکہ ڈپلومہ ان کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنگ کا امتحان 11- مارچ کو ہو گا ان امتحانات کے لئے امیدوار لیٹ فیس کے ساتھ 12- فروری تک داخلہ فارم جمع کروا سکیں گے جبکہ ڈبل فیس کے ساتھ داخلہ فارم 21- فروری تک جمع ہو سکیں گے-

○ امریکہ نے اسرائیل کو مزید مستحکم کرنے کے لئے ایف 151 طیارے فراہم کر دیئے ہیں- جو ساڑھے چار ہزار کلومیٹر تک دوبارہ ایندھن حاصل کئے بغیر اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتے ہیں- اس طرح ایران اور عراق اسرائیلی نشانہ پر آ گئے ہیں-

○ ضلع شیخوپورہ کی حدود میں نامعلوم ڈکیت گینگ نے فیصل آباد سے لاہور آنے والی تاجروں کی بس کو یرغمال بنا کر 15 لاکھ کی نقدی اور زیورات لوٹ لئے- اسی طرح جوئیانوالہ موڑ پر ویگن کے مسافروں سے تین لاکھ روپے و دیگر سامان لوٹ لیا- نیز فیصل آباد میں چار لاکھ روپے کی ڈکیتیاں ہوئیں- شور مچانے پر دو افراد کو گولی مار دی گئی-

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

پیچیدہ اور پرانی امراض قابل علاج ہیں
فرحت کلینک (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ
☎ : 766

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ ● اسلام آباد ● راولپنڈی میں زرعی' سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطہ
● سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 0341-775609 / 212464
● راولپنڈی- اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593683
● ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد- زاہد
فون دفتر: 213115